سوال

(130)آجکل جو دوکاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دوکانوں میں فروخت کرتے ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آجکل جو دوکاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دوکانوں میں فروخت کرتے ہیں۔ اس طریقہ پر کے بازار منڈی سے سستا لیتے ہیں۔ اور اپنی دوکان پر مہنگا بیچتے ہیں۔ مثلا بازار سے دس سیر چیز خرید کر دوکان پر آٹھ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں۔ اور اس چیز کا نرخ بازار میں دس سیر فی روپے ہے اس حالت میں ان کا بازار کے نرخ سے نقدی پر کم دینا جائز ہے۔ یا سود ہے۔ ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرمایئں۔ ؟

اس طرح زید کا ایک دوکاندار ہے۔ گندم کا نرخ بازار میں 20 سیر فی روپیہ نقد ہے۔ مگر جب بکر زید سے نقد گندم ملینے آتا ہے۔ تو زید اس کو پورے بیس سیر گندم دیتا ہے۔ اور جب بکر اس سے ادھار گندم ملینے آتا ہے۔ تو فی روپیہ ادھار پر سولہ گندم دیتا ہے تو یہ چار سیر کی کمی سود ہوگی کہ نہیں؟ (غلام محمد ڈار گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں صورتیں جائزہیں۔ نیل الاوطار جلد 5۔12۔ ملاحظہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے۔ بلکہ صاف بتائے۔ یعنی یو ں نہ کہے کہ منڈی میں یہ بھاؤ ہے بلکہ صاف کہے کہ میں یہ بھاؤ دوں گا۔ خریدار کی مرضی ہو لے یا نہ لے۔ (19 فروری 1915ء)

تشریح

ایسی بیع جائز ہے۔ لعموم الادلة القاضیة بجواذہ لقولہ تعالی وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وقولہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وغیر ذلک من النصوص قال فی النیل ص 13 جلد 5

وہو امذہب الشافعیة والحنفیة والجمہور الخ ومن قال یحرم بیع الشیٔ باکثر من سعر یومہ لاجل النساء تمسک بحدیث ابی ہریرۃ مرفوعا من باع بیعتین فی بیعة فلہ اوکسہا اوالربوا رواہ ابوداود وفی ان اسنادہ محمد بن عمرو بن علقمة قال فی النیل ص 12 جلد 5

وقد تکلم فیہ غیر واحد قال المنذری والمشھور عنہ من روایہ الدراوردی ومحمد بن عبد اللہ الانصاری انہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیعتین فی بیعة قال ص 13 ج 5 ولا حجة فیہ علی علی المطلوب ولو سلمنا ان تلک الروایہ التی تفرد بہا ذالک الراوی صالحة للاحتجاج لکان احتمالہا لتفسیر خارج من محل النزاع کما سلف ص 12 ج 5 عن بن رسلان راو خوان یسلفہ دینارا فی قفیز حنطة الی

شهر فلما حل الاجل طلبه بالحنطة قال یعنی القضیز الذي لک علی الی شهرین بقضیزین فصار ذلک بیعتین فی بیعة لان البیع الثانی قد دخل علی الاول فیر دالیه اوکسهما وهوالاول کذافی شرح السنن لابن رسلار قادحافی الاستدلال بها علی المتنازع فیه علی ان غایة مافیها الدلالة علی المنع من البیع اذاوقع علی ہذه الصورة وہی ان یقول نقداکذاونسة بکذاالااذاقال من اول الامر نسیة بکذافقط وکان اکثر من سعر یومه مع ان المتمسکین بهذه الروایة یمنعون من ہذه الصورة ولایدل الحدیث علی ذلک فالدلیل اخص من الدعوي وقد جمعنا رسالة فی ہذه المسئلة وسمینا ہاشفاء الغلل فی حکم ذیادة الثمن لمجرد الاجل وحققنا ہاتحقیقالم نسبق الیه واللہ اعلم بالصواب (محمد عبداللہ) سید محمد نزیر حسین (فتاوی نزیریہ جلد3 صفحہ 1۔2) (فتاوی ثنائیہ جلد2 صفحہ 394۔395)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد14 ص113

محدث فتویٰ